خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 16- اپریل 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 16-اپریل 1999ء - 28 ذی الحجہ 1419 ہجری - 16- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 84

اصل زندگی آخرت کی ہے

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ احزاب کے وقت خندق کھود رہے تھے اور صحابہ مٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر فرماتے تھے۔

اے اللہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیراللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 34)

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی المناک وفات

ربوہ 15-اپریل 1999ء- احباب جماعت کو بے حد دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود کے روشن چراغ ذہین اور فدائی واقف زندگی خادم دین محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کسی نامعلوم شخص کی گولی کا شکار ہو کر وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 37 سال تھی۔ یہ سانحہ مورخہ 14- اپریل 1999ء کو دن کے نو بجے کے لگ بھگ چنیوٹ کی طرف والے پل کے قریب پیش آیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو فوری طور پر سول ہسپتال چنیوٹ پہنچایا گیا۔ اس وقت صاحبزادہ صاحب موصوف ابھی حیات تھے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے۔

جواں سال حسین و دلکش صورت و سیرت کے مالک صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے صاحبزادے، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) کے بھتیجے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (ابن حضرت مسیح موعود) کے پوتے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب 21- جنوری 62ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ایبٹ آباد کے پبلک سکول سے میٹرک کیا۔ وہیں سے ایف ایس سی اس شان سے پاس کیا کہ پشاور بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ کی ڈگری پائی۔ بعد ازاں امریکہ تشریف لے گئے اور واشنگٹن کی جارج میسن یونیورسٹی سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ ڈگری پائی۔ آپ نے چونکہ پہلے ہی سے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی لہٰذا امریکہ سے کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بعد مرکز سلسلہ ربوہ میں خدمت دین کے لئے حاضر ہو گئے اور تحریک جدید کے تحت جماعت احمدیہ میں پہلی بار شعبہ کمپیوٹر قائم کیا۔ اس طرح سے محترم صاحبزادہ صاحب مرکز سلسلہ ربوہ میں جماعتی نظام میں کمپیوٹر نظام کے بانی مبانی اور معمار اول ہیں۔ آپ نے 1989ء میں یہ جدید علم جماعت کی خدمت کے لئے نہایت محنت عرق ریزی اور فنی مہارت سے استعمال کرنا شروع کیا اور مختلف شعبہ جات کے کمپیوٹر کے پروگرام تیار کئے ان میں وصیت، وقف نو، امور عامہ، دعوت الی اللہ، مال اول، امانت تحریک کے شعبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ فضل عمر ہسپتال کے کچھ حصوں کا کام بھی آپ نے اعزازی طور پر کیا۔

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب جماعت احمدیہ میں پہلی بار قائم ہونے والی ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے بانی سرپرست اور بانی چیئرمین بھی تھے۔ یہ ایسوسی ایشن 1997ء میں قائم ہوئی۔ اور اس کے قیام سے اب تک دونوں عہدوں پر فائز چلے آرہے تھے۔ یہ ایسوسی ایشن اپنے تین سالانہ کنونشن کر چکی ہے اور خدا کے فضل سے فعال اور مستعد طور پر جماعتی خدمات بجا لا رہی ہے۔

خدام الاحمدیہ میں خدمات

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مہتمم مقامی، مہتمم مال اور مہتمم تجنید کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔

سیکرٹری وقف نو

محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمات کا ایک اہم اور روشن باب ربوہ میں بطور سیکرٹری وقف نو خدمات انجام دینا ہے۔ دو سال قبل جب آپ کو صدر عمومی ربوہ نے اس عہدہ پر فائز کیا تو ان کا کہنا ہے کہ میں نے میاں قادر صاحب سے کہا کہ ربوہ میں ساڑھے تین ہزار واقف نو احمدی بچوں کی تربیت و اصلاح کے کام کے لئے آپ جیسے ذہین محنتی اور خاموشی سے کام میں جتے رہنے والے شخص کی ضرورت ہے۔ مکرم کرنل ایاز خان صاحب نے بتایا کہ انہوں میری توقعات سے بڑھ چڑھ کر دن رات اس شعبہ میں کام کیا۔ ربوہ میں محلوں کی سطح پر واقف نو بچوں کو منظم کرنے کا کام بہت کٹھن اور ذمہ داری کا تقاضا کرتا تھا۔ میاں قادر صاحب نے 3200 واقفین نو کا کمپیوٹر پر ڈیٹا تیار کیا۔ ان کی ایک خاص کامیابی ربوہ میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ- محمد احمد نعیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 45

ریکارڈ شدہ 98-7-10

حضور انور نے اردو کلاس کے طلباء میں تحائف تقسیم کئے جو حضور امریکہ اور کینیڈا کے ممالک سے اپنے ہمراہ لائے تھے۔

چینی لطائف

کلاس کے شروع میں حضور انور نے چند چینی لطائف سنائے اور فرمایا چینی لطائف بڑے پیچ پیچ والے ہوتے ہیں اکثر لطیفے سمجھ نہیں آتے شاید عثمان چینی صاحب کو سمجھ آجاتے ہوں۔

(1) ایک آرٹسٹ تھا اس نے مشہور کیا کہ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں میں ایک شخص کی تصویر بناؤں گا ساتھ اس کے رشتہ داروں کو بھی بلاؤں گا جو آپ کو بتائیں گے کہ کتنی اچھی تصویر بنائی ہے کیوں کہ میرے کہنے سے تو تم کو یقین نہیں آئے گا۔ اس نے سارے شہر کے لوگوں کو بلایا اور جس شخص کی تصویر بنائی اس کے رشتہ داروں کو بھی بلایا۔ سب رشتہ داروں نے دیکھا۔ ایک نے کہا کہ ٹوپی اسی قسم کی پہنتا تھا ایک نے کہا کہ شلوار اور کپڑے بھی اسی قسم کے پہنتا تھا۔ آرٹسٹ نے کہا کہ یہ سب باتیں تو ٹھیک ہیں مگر کوئی اس کے چہرے کی مشابہت بھی بتائے۔ سب رشتہ داروں نے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھا اور کہا ہاں چہرے پر ایک بات ضرور مشابہ ہے کہ اس کی داڑھی پر بھی تین بال تھے اور اسکے بھی تین ہی بال ہیں۔

(2) ایک آدمی چوری کے الزام میں پکڑا گیا وہ چوری کی ایک گائے لیکر گھر آرہا تھا جس کی رسی اس نے پکڑی ہوئی تھی۔ پولیس نے پکڑ لیا عدالت میں پیش ہوا انہوں نے پوچھا تم نے گائے کیوں چوری کی اس نے کہا یہ بالکل جھوٹا الزام ہے میں نے تو راستے میں رسی پڑی دیکھی تھی مجھے کیا پتہ تھا کہ پیچھے گائے بندھی ہوئی ہے میں تو صرف رسی لیکر آیا تھا یہ بھی پیچھے پیچھے آگئی۔

(3) ایک شخص تھا جس کو شہر کے حاکم نے حکم دیا کہ مختلف قسم کے سو(100) کتے اکٹھے کرو لیکن یہ یاد رہے کہ 100 سے کم نہ ہوں اس نے بڑا زور مارا مگر سو پورے نہ ہوئے صرف 99 ہوئے اس نے کہا حاکم وقت تو بڑا سخت ہے بڑا ناراض ہوگا اس نے ایک بھیڑ کے سینگ کاٹ کر اسے بھی کتوں میں شامل کر لیا۔ اور اس کے گلے میں بھی رسی ڈال دی اور ساتھ لے لیا حاکم وقت کی نظر اسی بھیڑ پر پڑی اس وقت وہ بھیڑ منہ ہلا رہی تھی اس نے کہا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے اس شخص نے جواب دیا کہ یہ بھونکنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(4) ایک آدمی سے کسی نے مذاق سے کہا کہ گھوڑے کا جگر بڑا زہریلا ہوتا ہے یہ کبھی نہ کھانا اس نے کہا اچھا اگر زہریلا ہوتا ہے تو اس سے گھوڑا کیوں نہیں مرجاتا۔ آخر اس نے سوچا دیکھوں تو سہی اور ایک گھوڑا ذبح کر دیا اور جگر نکال کر دیکھا کہ کیا واقعی زہریلا ہوتا ہے۔ جگر نکالنے کے بعد خیال آیا کہ گھوڑا تو مرچکا ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے واقعی زہریلا ہوتا ہے۔ گھوڑا اس کے زہر سے مرچکا ہے۔

عبیداللہ علیم صاحب کا کلام

آج کی نشست میں ایک عزیزہ نے عبیداللہ علیم صاحب کا کلام سنایا جس کے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔

تیرے پیار میں رسوا ہو کر جائیں کہاں دیوانے لوگ
جانے کیا کیا پوچھ رہے ہیں یہ جانے پہچانے لوگ

ہر لمحہ احساس کی صہباء روح میں ڈھلتی جائے ہے
زیست کا نشہ کچھ کم ہو تو ہو آئیں مے خانے لوگ

جیسے تمہیں ہم نے چاہا ہے کون بھلا یوں چاہے گا
مانا اور بہت آئیں گے تم سے پیار جتانے لوگ
یوں گلیوں بازاروں میں آوارہ پھرتے رہتے ہیں
جیسے اس دنیا میں سبھی آئے ہوں عمر گنوانے لوگ

ایک نسخہ

کلاس میں کھانے کے دوران ایک بچے کے دانت لگنے سے منہ میں زخم آگیا اور خون نکل آیا تو حضور نے فرمایا کہ جن کا معدہ خراب ہو ان کے رخسار اندر سے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور جلد ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ جس پر کھانا کھاتے ہوئے دانت لگ جاتا ہے۔ اس پر دو تین قطرے کیلنڈولا لوشن لیکر دو تین قطرے پانی ملا کر لگایا جائے تو بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

بدر قادیان سے — رپورٹ محمد سالک صاحب

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برما

جماعت احمدیہ برما اگرچہ چھوٹی جماعت ہے لیکن حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے سے تعلق ہے۔ اور ملفوظات میں بھی ذکر موجود ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے 98-97ء کے چندہ تحریک جدید میں برما جماعت دنیا بھر میں چھٹے نمبر پر آئی حضور انور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا تو برما جماعت دنیا کے سامنے نمایاں ہونے لگی۔ چونتیسویں جلسہ سالانہ برما کے پروگرام پورے شان و شوکت سے منانے کے لئے حضور انور کی خدمت میں مرکزی نمائندہ بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم و محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب (وکیل المال ثانی) کو بطور مرکزی نمائندہ بھجوایا۔

مورخہ 98-11-29 بروز اتوار جماعت احمدیہ برما کے چونتیسویں جلسہ سالانہ کی کارروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن میں مکرم موصوف نے نماز تہجد کی برکات اور قبولیت دعا کے بارہ میں حضور انور کے خطبہ فرمودہ 98-11-27 کے حوالہ سے تفصیلی ذکر فرمایا۔

9 بجے پرچم کشائی ہوئی۔ پہلے مکرم چوہدری صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور قومی پرچم مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل صدر جماعت نے لہرایا معاً بعد مکرم چوہدری صاحب نے دعا کروائی۔ اسی طرح مکرم چوہدری صاحب کی زیر صدارت پہلا اجلاس تلاوت قرآن اور نظم سے شروع ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب نے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اور خاکسار ایم سالک مربی سلسلہ برما برمی زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا رہا۔ اس کے بعد دوسرا اجلاس مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ اور برمی زبان میں تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے خاکسار ایم سالک مربی سلسلہ برما کی تقریر۔ "بیعت کی حقیقت اور بیعت کنندہ کا کردار" کے عنوان پر ہوئی۔ دوسری مکرم اکبر احمد صاحب کی تقریر "باہمی اخوت اتفاق اور پیار و محبت اور ایک دوسرے سے حسن سلوک" کے عنوان پر۔ مکرم ایس۔ کے عبدالرحمان صاحب نے دعوت الی اللہ کا بنیادی فرض اور اس کی ادائیگی کے مختلف طریق" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم پی۔ ای۔ وی ظفراللہ صاحب نے "اصلاح نفس اور تربیت اولاد" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم ایس۔ ایچ افضل صاحب صدر خدام الاحمدیہ برما نے "نئی نسل کی ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض" کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں صدارتی خطاب مکرم عبدالماجد نیشنل صدر جماعت نے "شفقت علی خلق اللہ اور بنی نوع انسان سے ہمدردی" کے عنوان پر کیا۔ معاً بعد سال رواں میں وفات یافتہ مرحومین کی مغفرت کے لئے مکرم چوہدری صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ تیسرا اور آخری اجلاس مرکزی نمائندہ مکرم چوہدری صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود کے 1897ء کے جلسہ سالانہ کے خطاب کے مختلف حصوں سے خلاصہ اور تشریح بیان فرمائی۔ تذکرۃ الشہادتین سے چند نصائح اور جماعت احمدیہ کے آئندہ غلبہ کے متعلق بعض پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر دعا کروائی اس طرح پر جلسہ سالانہ برما بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

جلسہ کی حاضری 250 مرد و زن رہی۔ ملکی حالات کے پیش نظر غیراز جماعت دوستوں کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود 5۔ افراد غیراز جماعت تشریف لائے۔

جلسہ کے اختتام پر دستور کے مطابق کھانا احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ الحمدللہ برما جماعت کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ مرکزی نمائندہ کی سرپرستی میں جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا۔ مستورات کے لئے مشن ہاؤس کے اوپر منزل پر انتظام کیا گیا اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دیکھنے اور سننے کے لئے بھی انتظام کیا گیا۔ M.T.A کے لئے بھی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی۔

مرکزی نمائندہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کا یہ دورہ بیس دن تک جاری رہا اور انتہائی مفید اور بابرکت رہا۔ دورے کے دوران درس القرآن' درس الحدیث' خطبہ جمعہ' اجلاس عام' جماعتی میٹنگ' انصار' خدام' لجنہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ' منصوبہ بندی' لائحہ عمل کے علاوہ احباب جماعت کی خاص دلچسپی کے پروگرام کلواً جمیعاً بھی ہوئے۔ پہلا وقف نو اجتماع بھی منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب نے وقف نو بچوں کو پاکستان سے لایا ہوا تحفہ پیش کیا۔

مانڈلے جو رنگون کے بعد دوسرا مشہور شہر ہے وہاں بھی دورے' احباب جماعت سے ملاقات' اجلاس عام' میٹنگ مجلس عاملہ' مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ مولمین یہ بھی مانڈلے کے بعد مشہور شہر ہے۔ وہاں نئی جماعت قائم ہے وہاں بھی دورہ اور اجلاس عام منعقد کیا اور بعض جماعتی تربیت کے امور کی طرف توجہ دلائی۔

قابل ذکر ایک بات یہ بھی ہے کہ مانڈلے جماعت کے لئے کافی عرصہ سے مشن ہاؤس قائم کرنے کی کوشش ہوتی رہی لیکن ملکی حالات' جگہ کی قیمت اور مہنگائی کی وجہ سے کسی طرح کام نہ بن سکا۔ اب مرکزی نمائندہ کے تشریف لانے کے بعد خاص اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔ خدا کے فضل سے بہت بہتر جگہ 67 لاکھ چٹ Kyats پر ملی۔ یہ صرف زمین کی قیمت ہے جو ایک مخلص احمدی نے اپنی طرف سے ادا کر دی ہے۔ 60 لاکھ چٹ تعمیری اخراجات ہیں۔ اس وقت احباب جماعت نصف روپیہ ادا کرنے کے لئے وعدہ کر چکے ہیں۔ مانڈلے شہر ایک لحاظ سے رنگون سے بھی زیادہ اہم شہر ہے۔ اس شہر سے ہی بھارت' آسام' چین سے کاروباری تجارتی لوگ آتے جاتے ہیں۔ یہاں سے ہر قسم کے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرنے کے لئے بہت مواقع ہیں۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 25 مارچ 99ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

قسط اول

پھر اسے سایۂ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آکے اک بار جو بیٹھا تیری دیوار کے پاس

ایران کا روحانی تاجدار- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی ہونے کے باوجود اہل بیت میں شامل فرمایا

روحانی دنیا میں عظمت اور شرف کا پیمانہ خاندان یا دولت یا طاقت نہیں بلکہ تقویٰ اور نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔

اس پہلو سے حضرت سلمانؓ فارسی کو ایران کا روحانی تاجدار کہا جائے تو یہ بالکل سچی بات ہے۔ کیونکہ نہ صرف آپ کو سب سے پہلے ایرانی کے طور پر قبول اسلام کی توفیق ملی۔ بلکہ نیکی اور تقویٰ میں انہوں نے غیر معمولی مقام حاصل کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

یعنی سبقت لے جانے والے چار افراد ہیں۔ میں خود عربوں میں سے سبقت لے جانے والا ہوں اور سلمان فارس کے سابق یعنی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ بلال حبشہ کے۔ اور صہیب روم کے سابق ہیں۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 285۔ کتاب معرفۃ الصحابہ)

عظمت کی چمکار

حضرت سلمانؓ فارسی غلامانِ رسول ﷺ کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کی عظمت کی چمکار اور روحانی زندگی کی داستان تاریخ اسلام کے دونوں ادوار پر پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت سلمان نے اسلام کے دور اول میں بھی عظیم الشان اور غیر معمولی قربانیاں دے کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کی۔ اور حضورؐ نے سلمان کو غیر عرب ہونے کے باوجود اپنے اہل بیت میں یہ کہہ کر شامل فرمایا کہ سلمان منا اھل البیت۔ یعنی سلمان تو ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

اور دین کی تاریخ ان کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کے نزول کے وقت صحابہ کے استفسار پر حضورؐ نے تمام عربوں کو چھوڑ کر حضرت سلمان کا کندھا چنا اور اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ عالم اسلام پر جب ایسا وقت آئے گا کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو سلمان کی قوم میں سے ایک شخص ایمان کو دوبارہ زمین پر قائم کرے گا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

اس پہلو سے حضرت سلمان نہ صرف خود نور مصطفیٰ سے منور ہوئے بلکہ اپنی قوم کے لئے بھی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی نوید لے کر آئے۔ وہ سراپا خیر بن گئے تھے اسی لئے انہیں سلمان الخیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(اصابہ جلد 3 ص 60)

اسلام کا بیٹا

اور جس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر بڑھتی چلی گئیں وہ عاجزی اور انکساری اور سپردگی اور اطاعت میں اور بھی آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور اسلام سے اپنے تعلق کو اس قدر مضبوط بنایا کہ اسلام ہی ان کا اوڑھنا بچھونا اور حسب و نسب بن گیا اور ہر دوسرے رشتہ سے بڑھ کر ان کے نزدیک اسلام کا رشتہ تھا۔

صحابہ کرام میں حضرت سلمانؓ واحد فرد ہیں جن کی ولدیت کے خانہ میں والد کے نام کی بجائے اسلام لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ خود فرماتے تھے انا سلمان بن الاسلام۔ میں اسلام کا فرزند سلمان ہوں۔

(اسد الغابہ جلد 7 ص 328)

کیونکہ آپ کو غیرت ایمان کی وجہ سے اپنے مجوسی والدین کی طرف منسوب ہونا گوارا نہ تھا۔

حضرت سلمان فارسی کی زندگی کے دو دور ہیں اور دونوں ہی جہد مسلسل سے عبارت ہیں۔ ایک حصہ تلاش حق میں گذرا اور دوسرا شہادت حق میں۔ اور ان دونوں میں سچائی' صفائی قلب' اور صدق نیت کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ابتدائی حالات

حضرت سلمانؓ کی ابتدائی زندگی کے متعلق کئی روایتیں ہیں جن میں باہم اختلاف ہے ابن اسحاق کی روایت درج ذیل ہے جس میں بعض دوسری کتب سے اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ آپ کا سابقہ نام مابہ بن بوذخشان تھا۔ اور آپ ایران کے علاقہ اصفہان کی بستی جیؔ یا رام ہرمز کے گردو نواح کے رہنے والے تھے۔ اس لئے آپ اصفہانی بھی کہلاتے تھے۔ آپ کا والد مجوسی المذہب تھا۔ اور آگ کی پرستش اس کا طریق عبادت تھا وہ اپنی بستی جیؔ کا سردار تھا۔ اس کو اپنے بیٹے مابہ یعنی سلمان سے اس قدر محبت تھی کہ وہ اسے اپنے گھر سے باہر نہ نکلنے دیتا اور اسے حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ آگ کو بجھنے نہ دے۔ چنانچہ اسی وجہ سے حضرت سلمان ایک عرصہ دراز تک اپنے گھر سے باہر قدم نہ رکھ سکے۔ آپ کے والد کا پیشہ زراعت تھا۔ اور یہی ان کی آمد کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔ اور وہ حضرت سلمان کو گھر پر چھوڑ کر خود ہر روز زمینوں کی نگہداشت کے لئے باہر جایا کرتا تھا۔ لیکن ایک دن گھر میں ایک ضروری کام کے باعث وہ خود زمینوں پر نہ جا سکا۔ اور مجبوراً حضرت سلمان کو اپنی جگہ باہر بھیج دیا۔ اور یہیں سے آپ کی تلاش حق کی داستان کا آغاز ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فرماتے ہیں۔ کہ زمین کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں ایک دن میرا گذر عیسائیوں کے گرجا کے پاس سے ہوا اور مجھے ان کی عبادت کی آواز آئی تو میں گرجا کے اندر چلا گیا۔ اور ان کی عبادت ختم ہونے تک وہیں بیٹھا رہا اور مجھے ان کا مذہب اس قدر اچھا لگا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ مذہب ہمارے مذہب کی نسبت بہت اچھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں غروب آفتاب تک عیسائیوں کے پاس ہی بیٹھا رہا۔ اور روانگی سے قبل ان سے پوچھا کہ تمہارے مذہب کا سرچشمہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا۔ ملک شام میں۔ اس پر میں نے کہا کہ جب کوئی قافلہ اس ملک کو جائے تو مجھے اس کے ساتھ وہاں بھجوا دینا اور ان کو پتہ دے کر میں اپنے گھر واپس آگیا۔ آپ کہتے ہیں کہ جب میں گھر واپس آیا تو میرے والد نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم اتنی دیر کہاں رہے ہو۔ تو میں نے ان سے کہا کہ آج میں نے عیسائیوں کو عبادت کرتے دیکھا ہے۔ اور مجھے ان کا دین اپنے دین سے بہتر لگا ہے۔ اس پر میرے والد بہت ناراض ہوئے اور کہنے لگے تیرے آباؤ اجداد کا مذہب ان کے مذہب سے بہت اچھا ہے۔ جس پر میں نے کہا بخدا ہرگز نہیں۔ اس پر میرے والد اور بھی بہت ناراض ہوئے۔ اور بیڑیاں پہنا کر مجھے گھر میں مقید کر دیا آپ بیان فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عیسائیوں کو اپنی حالت کی اطلاع بھجوا دی۔ اور انہیں کہلا بھیجا کہ مجھے تمہارا مذہب پسند ہے۔ اس لئے اگر کوئی قافلہ ملک شام کو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ چند روز کے بعد جب شام سے ایک تجارتی قافلہ آیا تو انہوں نے مجھے اطلاع دی اور میں نے کسی نہ کسی طریق سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا اور ان کے ساتھ ملک شام کو ہو لیا۔ اور یہاں پہنچ کر عیسائیوں سے دریافت کیا کہ تمہارے مذہب کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ تو انہوں نے مجھے ایک پادری کے پاس بھیج دیا۔ مگر یہ پادری بہت بدکردار اور بداخلاق تھا۔ لوگوں سے صدقہ لے کر مستحقین میں تقسیم کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیتا۔ اور اس طرح اس نے سونے چاندی کے سات مٹکے اپنے پاس جمع کر لئے۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ مجھے اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ لیکن سوائے پیچ و تاب کھانے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اتفاق سے یہ پادری مر گیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا پادری مقرر ہوا جو بڑا عابد و زاہد اور تارک الدنیا تھا۔ اور میں اس سے بہت مانوس ہو گیا۔ اور اس سے دلی محبت کرنے لگا۔ آخر ایک عرصہ کے بعد جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو میں نے اسے کہا۔ کہ اب آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں اس نے کہا موصل میں ایک شخص ہے۔ جو دین حق کا سچا پیرو ہے۔ تم اس کے پاس چلے جاؤ حضرت سلمان کہتے ہیں۔ کہ میں موصل پہنچ کر اس شخص کو جا ملا۔ اور اس کی زیر تربیت رہنا شروع کر دیا۔ آخر جب اس کی موت کا وقت بھی نزدیک آ گیا۔ تو میں نے اس سے بھی دریافت کیا کہ اب میں کہاں جاؤں تو اس نے مجھے نصیبین میں ایک آدمی کا پتہ دیا۔ چنانچہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ اور اس سے روحانی کسب فیض شروع کر دیا۔ بالآخر جب اس کی وفات بھی قریب آ گئی تو میں نے اس سے بھی حسب سابق دریافت کیا کہ اب میں اپنی روحانی تربیت کے لئے کہاں جاؤں۔ اس نے مجھے عموریہ میں اپنا گوہر مقصود حاصل کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ اور وہاں کے لاٹ پادری کے پاس مقیم ہو گیا۔ اور یہاں میں نے کچھ گائے بکریاں بھی پال لیں۔ اور اس طرح اپنی مادی اور روحانی غذاؤں کا انتظام کر لیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ ایک عرصہ تک یہاں مقیم رہا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے میرے مادی رزق میں بھی خوب برکت دی۔ آخر جب اس لاٹ پادری کا پیمانہ حیات بھی لبریز ہو گیا تو میں نے اسے اپنی ساری سرگذشت سنائی کہ اس قدر مراحل طے کرنے کے بعد آپ کے پاس پہنچا تھا۔ اب آپ بھی آخرت کے سفر پر آمادہ ہیں۔ اس لئے میرا بھی کوئی سامان کرتے جایئے اس نے کہا بیٹا آج دنیا میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں کہ جس سے ملنے کا مشورہ میں تمہیں دوں البتہ اب اس نبی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے۔ جو ریگستان عرب سے اٹھ کر دین ابراہیمی کو از سرنو زندہ کرے گا۔ اور ایک کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا لیکن صدقہ کو اپنے لئے حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس پادری کی وفات کے بعد چند روز میں عموریہ میں ٹھہرا اور اسی اثناء میں عرب کے قبیلہ بنو کلب کے تاجر ادھر سے گذرے تو میں نے ان سے کہا اگر تم مجھے عرب پہنچا دو تو میں اپنی گائیں اور بکریاں تمہاری نذر کر دوں گا۔ الغرض تلاش حق میں آپ کی اس وقت کی حالت اس شعر کی مصداق تھی ؎

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

حق کی جانب سفر

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں۔ بہرحال یہ سودا کر کے میں ان عربوں کے ساتھ ہو لیا۔ لیکن ان عربوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اور وادیٔ قریٰ میں پہنچ کر مجھے ایک یہودی کے پاس غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ غلامی میں بھی جب مجھے اس یہودی کے ہاں کچھ کھجوروں کے درخت نظر آئے تو میری کچھ آس بندھی کہ شاید میں اپنی منزل مقصود کے قریب آ ہی گیا ہوں۔ لیکن جب اس نے آگے مجھے اپنے چچیرے بھائی کے پاس بیچ دیا تو مجھے ایک دھچکہ لگا۔ لیکن یہ شخص مجھے مدینہ لے آیا اور میں اس کا غلام بن کر مدینہ رہنے لگا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز جب میں اس یہودی کے ہاں ایک درخت پر چڑھ کر اسے درست کر رہا تھا تو اس کا ایک رشتہ دار اس کے ہاں آیا اور کہنے لگا خدا بنی قیلہ کو غارت کرے وہ سب کے سب قبا میں ایک شخص کے پاس جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور یہ لوگ اسے نبی سمجھتے ہیں۔ حضرت سلمان کہتے ہیں۔ کہ میرا یہ سننا تھا کہ میرے بدن میں ایک سنسناہٹ پیدا ہوئی۔ اور صبر و شکیب کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور قریب تھا کہ میں درخت سے گر جاتا۔ کیونکہ یہی تو وہ چیز تھی جس کی خاطر میں نے غلامی در غلامی کی بے پناہ صعوبتیں اٹھائی تھیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے نیچے اترتے ہی اس شخص سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس پر میرے آقا نے مجھے ایک گھونسہ مارا اور کہا جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے لئے سوائے صبر کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ لیکن شام کو چپکے سے کچھ کھانے کی چیزیں لے کر دربار رسالت میں جا پہنچا۔ اور عرض کی کہ آپ خدا کے برگزیدہ ہیں۔ اور کچھ غریب الدیار اور حاجت مند آپ کے ساتھ ہیں۔ میرے پاس صدقہ کے لئے کچھ چیزیں رکھی تھیں۔ آپ لوگوں سے زیادہ مستحق ان کا کون ہو گا۔ انہیں قبول فرمایئے۔ حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے خود نوش نہ فرمایا اور دوسروں کو کھانے کا حکم دیا۔ جس پر مجھے ایک گونہ تسلی ہو گئی۔ کہ میرا گوہر مقصود اب قریب ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے روز پھر میں کچھ چیزیں لے کر دربار رسالت میں پہنچا اور اب کے کہا کہ یہ اشیاء ہدیہ ہیں جس پر آنحضرت ﷺ نے بھی یہ اشیاء کھائیں اور اصحاب کو بھی دیں اور میں آپ کو بوسہ دینے کے لئے آپ پر جھک گیا اور میرا اصل مقصد آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھنا تھا۔ جس پر حضورؐ نے مجھے سامنے آنے کا ارشاد کیا اور مجھ سے حقیقت حال پوچھی۔ جس پر میں نے آپ کو اپنی ساری سرگذشت سنا دی اور اسلام قبول کر لیا پھر حضورؐ نے اپنے سب صحابہ کو یہ کہانی سنوائی اور مجھے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت یعنی آزادی کا سودا کر لو۔ چنانچہ اس کے ساتھ 300 کھجور کے درخت اور 40 اوقیہ سونے پر سودا ہو گیا۔ اور آنحضرتؐ کے ارشاد مبارک پر سب صحابہؓ نے مل کر 300 درخت اس یہودی کی زمین میں گاڑ دیئے اور ایک غزوہ میں آنحضرتؐ کو کچھ سونا مال غنیمت میں آیا۔ تو اس یہودی کو اس کا مطلوبہ سونا دے کر مجھے جسمانی غلامی سے آزادی ملی۔ اور دوسری طرف رسول اللہ کی روحانی غلامی نے انہیں ہر غیر اللہ کی غلامی سے نجات دلائی۔ کیسی سچی آزادی تھی جو حضرت سلمان کو عطا ہوئی۔ جبکہ اس سے قبل وہ قریباً 10 آقاؤں کے پاس رہ چکے تھے۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب اسلام سلمان)

سچی آزادی

مگر جب خدا کی غلامی میں آئے تو رہتی دنیا تک زندۂ جاوید ہو گئے۔ اور آج بھی کروڑوں انسان ان کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔

ایک عرب شاعر نے کہا ہے

انسان کی قدر و قیمت صرف اس کے دین کے باعث ہے پس تو اپنے حسب و نسب پر تکیہ کرتے ہوئے تقویٰ کو خیرباد نہ کہہ۔ کیونکہ ایمان نے سلمان فارسی کو رفیع القدر بنا دیا اور شرک نے ابولہب جیسے سردار قوم کو ذلیل بنا کر رکھ دیا ہے۔

ایمان لانے کے بعد حضرت سلمان فارسی اصحاب الصفہ میں شامل ہو گئے اور حضورؐ نے حضرت ابو الدرداء کے ساتھ ان کی مواخات قائم کر دی جو ان دونوں نیک وجودوں نے اپنی عمروں کے آخری لمحات تک نبھائی۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب کیف آخی النبی بین اصحابہ)

جہاد فی سبیل اللہ

بدر اور احد کے غزوات میں حضرت سلمان فارسی غلام ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ مگر حضرت عمرؓ نے جب اپنے دور خلافت میں 15ھ میں جب مختلف صحابہ کی خدمات کے مطابق ان کے وظائف مقرر کئے۔ تو حضرت سلمان کا وظیفہ اصحاب بدر کے برابر مقرر کیا۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 109)

جنگ احزاب میں خندق حضرت سلمان کے مشورہ سے ہی کھودی گئی۔ جس پر سب نے بڑے تعجب کا اظہار فرمایا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد 2 ص 66)

وہ مضبوط جسم کے جفاکش انسان تھے اس لئے خندق کی کھدائی کے موقعہ پر مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں نے رسول پاک ﷺ سے عرض کی کہ سلمان کو ان کے گروہ میں شامل کیا جائے اس پر حضورؐ نے فرمایا۔

سلمان منا اھل البیت۔ سلمان تو ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 598)

خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان راہ میں حائل ہو گئی اور صحابہ اس کو توڑ نہ سکے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ خود تشریف لائے اور اس موقع پر حضرت سلمان کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ حضور نے ان کے ہاتھ سے کدال لے کر اس چٹان پر تین ضربیں لگائیں ہر ضرب کے ساتھ ایک روشنی نکلی جن میں حضورؐ کو عظیم فتوحات کی خوشخبریاں دی گئیں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 83)

ان میں کسریٰ کے سفید محلات بھی تھے۔

(کتاب المغازی واقدی جلد 2 ص 450)

16ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانی فتوحات کے دوران "بہر سیر" نامی شہر میں کسریٰ کا ایک سفید محل زیر نگیں ہوا۔ اس اسلامی لشکر میں حضرت سلمان بھی ایک اہم منصب دار تھے۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 119)

جنگ خندق میں حضورؐ کے لئے سلع پہاڑ پر ایک سرخ خیمہ نصب کیا گیا تھا اور آپؐ کے قریب ہی حضرت سلمانؓ کا خیمہ تھا۔

آنحضرت ﷺ کے خیمے والی جگہ پر اب مسجد الفتح ہے اور حضرت سلمان کی نشست گاہ پر مسجد سلمان تعمیر ہوئی ہے۔

حضرت سلمان نے بیعت رضوان میں شامل ہونے کی سعادت بھی پائی اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر قربانیوں کے بعد حضور کے بال کاٹنے کا اعزاز ان کے حصہ میں بھی آیا۔

(سیرت سلمان ص 86)

معاشرتی خدمات

اس تسلسل میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ عرب بالعموم صنعت و حرفت سے آشنا نہ تھے۔ حضرت سلمان کی ذاتی کوشش سے متعدد صنعتیں رواج پذیر ہوئیں۔ مُوتراشی، دباغت، کاشتکاری، منجنیق اور دبابہ سازی وغیرہ انہی کی مرہون منت ہیں۔

مشہور مستشرق آربری لکھتے ہیں۔ کہ ایران کے تمام اہل حرفہ حضرت سلمان کو اپنی پیشہ وارانہ تنظیموں کا سرپرست تسلیم کرتے ہیں۔ آپ ہی وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے اصحاب رسول کے ایمان لانے کے مواقع پر ان کے سروں کے بال مونڈ کر پیشہ مُوتراشی کو نئی شان بخشی۔

(انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد 5 ص 117)

(The Legacy of Persia. Page,87)

فوجی خدمات

حضرت سلمان خیبر، فتح مکہ اور حنین کے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ طائف کے محاصرہ کے دوران انہوں نے ایک نئے طریقہ جنگ یعنی منجنیق اور دبابے کے استعمال سے مسلمانوں کو متعارف کروایا جو قلعہ شکنی کے لئے پتھر پھینکنے کا موثر ہتھیار تھے۔

کہتے ہیں کہ منجنیق فنیقیوں کی ایجاد ہے۔ ان سے یونانیوں نے اور ان سے ایرانیوں نے یہ فن سیکھا عربوں کے ہاتھ یہ فن حضرت سلمان کے ذریعہ پہنچا اور حضور نے ان کی تجویز پر اہل طائف کے خلاف منجنیق نصب کرنے کا حکم دیا۔

(کامل ابن اثیر جلد 2 ص 266)

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بھی حضرت سلمان جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہے۔ کئی مواقع پر سالار لشکر بنائے گئے۔ ایرانی مہمات میں آپ ہر دفعہ مخالف ایرانیوں کو تبلیغ کر کے اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ فرماتے تھے۔ دیکھو میں تمہارا ہم وطن بھائی ہوں تم دیکھتے ہو کہ عرب میری اطاعت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو ہمارے دینی بھائی بن جاؤ گے۔ اور ہمارے حقوق و فرائض ایک جیسے ہو جائیں گے۔ اگر یہ منظور نہیں تو جزیہ دیکر ہماری پناہ میں آجاؤ۔ ورنہ پھر تمہاری شرارتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہمیں مجبوراً تم سے لڑنا پڑے گا۔

(ترمذی کتاب السیر باب فی الدعوۃ قبل القتال)

قربت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلمان فارسی گو دیر سے آئے اور بہت دور سے آئے مگر فطری سعادت اور صدق نیت کی وجہ سے بہتوں سے آگے بڑھ گئے۔ آپ آزادی کے بعد دن کا اکثر حصہ رسول اللہؐ کی صحبت میں گزارتے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب بھی رات کو حضرت سلمان سے مصروف گفتگو ہوتے تو اتنی لمبی مجلس لگتی کہ ہمیں خیال آتا کہ شاید آج ہم میں سے کسی کی باری کھوئی جائے گی۔

(استیعاب جلد 2 ص 56)

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعرائے اردو ادب

راشد متین احمد صاحب

خواجہ میر درد

خواجہ میرنام' تخلص درد 1720ء میں خواجہ محمد ناصر عندلیب کے ہاں دہلی میں پیدا ہوئے جو حضرت شاہ خواجہ محمد زبیر کے مرید تھے لیکن ان کو شاہ سعد اللہ گلشن سے بھی نہایت عقیدت تھی اور یہی عقیدت خواجہ میردرد کے ہاں بھی نظر آتی ہے انہوں نے اپنی تصانیف میں شاہ سعد اللہ گلشن کا تذکرہ نہایت عزت واحترام سے کیا ہے۔

سلسلہ نسب درد کا والد کی طرف سے حضرت بہاء الدین نقشبند" سے اور والدہ کی طرف سے حضرت سید عبدالقادر جیلانی" سے ملتا ہے اس طرح درد نجیب الطرفین سید تھے۔ آپ کے بزرگان بخارا سے ہجرت کرکے اورنگزیب عالمگیر کے زمانہ میں برعظیم آئے اور یہاں پر بودوباش اختیار کی۔ آپ کے والد خواجہ محمد ناصر عندلیب (94-1693-58-1757ء) دلی میں پیدا ہوئے وہ خود بھی عشق حقیقی کے علمبردار تھے اور یہی تڑپ ان کی اولاد میں بھی موجود تھی۔ انہوں نے صوفیا کے طریق پر اپنی عبادات کو جگایا اور بہت خشوع وخضوع سے یاد الہٰی میں مصروف ہوئے آخر کار ان کی حالت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی پیار کی نگاہ ڈالی اور ایک کشف میں ایک بزرگ کے ذریعہ آپ کو ولایت سے نوازا اور ایک عظیم الشان خبردی کہ:۔ "ایک خاص نعمت تھی۔ جو خانوادہ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتداء تجھ پر ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود پر ہوگا۔" (سیرت حضرت اماں جان ص70) جب آپ نے یہ روح پرور خبر سنی تو صوفیا کے ایک نئے طریق "طریقہ محمدیہ" کی بنیاد ڈالی اور سب سے پہلے درد کی بیعت لی جو اس وقت تقریباً 13 برس کے تھے اور ان کو "اول المحمدین" کہہ کر مخاطب کیا۔

وہ عظیم الشان نعمت جس کی درد کے والد کو بشارت دی گئی تھی ایک شادی کے رنگ میں پوری ہوئی یعنی آپ ہی کے خاندان کی ایک دختر نیک اختر حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ جو کہ خواجہ میردرد کے پڑنواسے حضرت میرناصر نواب صاحب کی صاحبزادی تھیں حضرت مسیح موعود کے عقد میں آگئیں اور خدا کا وعدہ اپنی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ فالحمدللہ۔

جب درد نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو دہلی اجڑنے کو تیار تھی۔ مغلیہ سلطنت زوال پذیر ہو رہی تھی۔ فتنہ وفساد سر اٹھا رہے تھے۔ ایک طرف انگریز اپنے قدموں کو مضبوط کررہے تھے تو دوسری طرف سکھوں اور مرہٹوں کی یورشیں تھیں لیکن امراء سلطنت کو اس سے کچھ غرض نہ تھی وہ اپنی دھن میں مست تھے اور صرف طاؤس ورباب کے ہوچکے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دلی اجڑتی رہی اور مغل بکھرتے رہے۔ دلی کی رونقیں ختم ہوگیں اور اہل کمال اس کو خیرباد کہہ گئے۔

درد نے زمانے کے مروجہ علوم عربی وفارسی کے علاوہ قرآن' حدیث' فقہ' تفسیر اور تصوف جیسے علوم میں بھی مہارت تامہ حاصل کی۔ فارسی زبان پر ان کو کامل عبور حاصل تھا جس کا کچھ اندازہ ان کی تصنیف "اسرار الصلوٰۃ" سے ہوتا ہے جو انہوں نے صرف 15 برس کی عمر میں تحریر کی اور اس میں ایک رباعی بھی فارسی زبان میں کہی۔ قیاس ہے کہ ان کی اردو شاعری کے زمانہ کی ابتدا بھی اسی دور میں ہوئی۔

درد کی پرورش ایک مذہبی ماحول میں ہوئی جہاں علم وفضل کی فراوانی کے ساتھ ساتھ سلوک ومشاہدات بھی تھے۔ درد کو تمام عرصہ اچھے لوگوں کی صحبت میسر رہی جس کی بدولت ان کے مزاج میں اعتدال' توازن' حلم' تحمل وبردباری کی صفات در آئیں۔ وہ اپنے تعلقات کو سب کے ساتھ برابری کی سطح پر رکھتے تھے۔ ان کے مزاج میں روایت پسندی' نکھراپن اور استقلال تھا یہی وجہ ہے کہ جب دہلی کی رونقیں ماند پڑنے لگیں شرفا اور اہل ہنر تیلیوں کی طرح بکھر گئے اور دہلی کو چھوڑ کر نکل گئے تو بھی درد نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ' نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ تمام تکلیفات کو برداشت کرتے رہے مگرانہوں نے دہلی کو نہ چھوڑا۔

والد کی وفات کے بعد جب درد سجادہ نشین ہوئے توان کی مصروفیات میں بے پناہ اضافہ ہوگیا مگر پھر بھی تصنیف وتالیف اور شعروشاعری کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کو موسیقی سے خاص لگاؤ تھا اور اس فن میں بھی انہوں نے کمال حاصل کیا تھا۔ ہند کے بڑے بڑے فنکار وموسیقارِ وقت آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتے اور اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے اور آپ کی تعریف کو اپنے واسطے سند جانتے۔ مجلس ریختہ بھی باقاعدگی سے ہرماہ کی 15 تاریخ کو آپ کے ہاں منعقد ہوتی تھی۔

درد کا نام اردو شاعری کا بہت بڑا نام ہے جو میر وسودا کے ساتھ لیا جاتا ہے آپ ان کے ہم عصر بھی تھے اور ان سے منفرد بھی اور آپ کا منفرد ہونا ہی آپ کی بقا کا ضامن بنا ورنہ میر جیسے باکمال شاعر کے سامنے شاید ہی آپ کا چراغ جل سکتا۔ آپ کی انفرادیت یہ ہے کہ آپ نے میروسودا کی طرح مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی نہیں کی بلکہ اپنے خیالات وجذبات کے اظہار کا ذریعہ غزل اور رباعی کو بنایا ہے اور ان اصناف میں تصوف کے معارف سموئے ہیں۔ اس غیر متوازن دور میں جہاں ہر طرف بدامنی وانتشار ہے آپ کے ہاں اک توازن نظر آتا ہے جو اس دور کے کسی دوسرے شاعر کے ہاں نہیں پایا جاتا۔

اردو کی متصوفانہ شاعری کو جو مقام آپ نے عطا کیا ہے اس میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ میر' سودا اور ولی جیسے بڑے شعرا بھی تصوف کے مضامین بیان کرنے میں آپ سے مات کھاتے نظر آتے ہیں۔ ان عظیم معماران ادب کی عظمت سے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس خوبصورتی سے صوفیانہ خیالات کو الفاظ کے پیکر میں درد نے تراشا ہے ان کے ہاں ایسا نظر نہیں آتا۔ آپ نے شاعری میں معرفت کے ایسے پھول کھلائے ہیں جو آج بھی تروتازہ ہیں آپ کا اپنا بیان ہے کہ۔

پھولے گا اس زمیں میں بھی گلزارِ معرفت
یاں میں زمینِ شعر میں یہ تخم بو گیا

درد کے نزدیک شاعری انسانی ہنروں میں سے ایک ہنر ہے جس کے ذریعے ان معارف تازہ کا اظہار کیا جاتا ہے جو شاعر کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ درد نے شاعری کو کبھی پیشہ کے طور پر استعمال نہیں کیا اور ہمیشہ قصیدہ اور ہجو سے اپنا دامن بچایا ہے' وہ ایک باکمال صوفی اور عالم تھے ان کی شاعری ان کی شخصیت وسیرت کی عکاس ہے۔۔

شعر میں میرے دیکھنا مجھ کو
ہے مرا آئینہ صفائے سخن

درد کے ہاں شاعری کا غالب جذبہ ان کا تصوف وعشق حقیقی ہے۔ ان کے ہاں تصوف برائے شاعری نہیں ہے بلکہ یہ اس جذبہ عشق کا اور ان تجربات کا اظہار ہے جن سے درد خود گزرے ہیں۔ وہ ایک صوفی ضرور ہیں مگر صوفی کے عام تصور کی طرح خشک اور زندگی سے بیزار ہرگز نہیں ہیں' ان کی غزل میں حیات وکائنات کے اسرار ورموز کا بیان ہے۔ وہ مسلسل ایک جستجو میں لگے نظر آتے ہیں ایک سفر میں دکھائی دیتے ہیں اور یہ سفر ذات باری تعالیٰ تک رسائی کا سفر ہے اور وہ اس تلاش کے کٹھن سفر میں عقل کو اپنا ہم سفر بنانے پر تیار نظر نہیں آتے بلکہ وہ دل کو اس سے بہتر جانتے ہیں اور عقل کو کہتے ہیں کہ۔

باہر نہ آسکی تو قیدِ خودی سے اپنی
اے عقلِ بے حقیقت دیکھا شعور تیرا

وہ اپنی منزل کی جانب نظر کرکے اس عقلِ بے حقیقت کے متعلق مزید کہتے ہیں کہ

جس مسندِ عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا کام گزر ہووے تعقل کے قدم کا

درد کے کلام میں کثرت سے صوفیانہ اصطلاحات کا استعمال نظر آتا ہے مگر یہ برا نہیں محسوس ہوتا کیونکہ یہ سب کچھ ان کی صوفیانہ فکر' جذبے کی چمک اور تجربے کی گرمی کی بدولت نہایت اثرانگیز ہوگیا ہے ملاحظہ فرمائیے:۔

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

اے بے خبر تو آپ سے غافل نہ بیٹھ رہ
جوں شعلہ یاں سفر ہے ہمیشہ وطن کے بیچ
مانندِ فلک دل متوطن ہے سفر کا
معلوم نہیں اس کا ارادہ ہے کدھر کا

خواجہ میردرد نے بہت تھوڑا سا کلام یادگار چھوڑا ہے لیکن ان کا تمام کلام ہی سراپا انتخاب ہے۔ ان کا طرز ادا نہایت دلکش ہے ان کے ہاں فکرومعنی کا رشتہ لفظوں کے ساتھ پورے طور پر قائم نظر آتا ہے اور اس انداز فکر نے اردو شاعری کو ایک نیارخ عطاکیا۔

درد اگر ایک منفرد شخصیت' سیرت اور مزاج کے مالک نہ ہوتے اور وہ اپنی شاعری کا دائرہ کار غزل ورباعی کے علاوہ دیگر اصناف سخن پر محیط کرتے اور تصوف کو موضوع نہ بناتے تو شاید آج ان کا شمار بھی صف دوم کے شعرا میں ہوتا۔ وہ آج اگر زندہ ہیں تو صرف اس لئے کہ انہوں نے اپنی انفرادیت کو قائم رکھا۔ انہوں نے صوفیانہ خیالات وتجربات کو شاعری کے قالب میں اس طرح ڈھالا ہے کہ ان کی فکر وجذبہ یک جان ہوگئے ہیں اور اس انفرادیت میں کوئی بھی ان کا ثانی نہیں۔

درد کی شاعری کا وہ حصہ جس کی بدولت آج اس کا نام میروسودا کے ساتھ لیا جاتا ہے وہ کچھ توجہ کا بھی طالب ہے کیونکہ عام قاری ان صوفیانہ علامات واصطلاحات سے واقف نہیں ہوتا اس لئے اس کو اس معاملے میں ذہنی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تربیت ہو اور حالات وواقعات سے آگاہی ہو تو پھر یہ کلام اپنی اصل شان کے ساتھ قاری پر اثرانداز ہوتا ہے۔

درد کی شاعری کا وہ حصہ جو عشق مجازی سے تعلق رکھتا ہے عام قاری کی توجہ صرف اس لئے زیادہ مبذول کرواتا ہے کہ وہ ان تمام اصطلاحات سے پہلے ہی واقف ہوتا ہے مگر یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ عشق مجازی کے بیان

حضرت میر درد

اردو کلاس نمبر 345 میں محاوروں کے ذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت میردرد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

میردرد بھی محاوروں کے بادشاہ ہیں ان کی زبان ٹکسالی کی زبان ہے۔ وہ بہت بلند پایہ اور بہت اونچے شاعر تھے۔ اور انکی زبان بہت پیاری تھی۔ میردرد حضرت اماں جان جو حضرت مسیح موعود کی اہلیہ تھیں ان کے آباء میں ایک بہت چوٹی کے اردو کے شاعر گزرے ہیں جو صوفی تھے اور شعروں میں بہت معرفت کی باتیں کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو عام سے شعر نظر آتے ہیں مگر ان میں قرآن کی باتیں' خدا کی محبت کی باتیں اور دین کی باتیں بیان ہوتی ہیں۔

باوجود اس کے کہ مذہب کی باتیں تھیں زبان اتنی پیاری تھی کہ اس سے کبھی کوئی شخص بور نہیں ہوتا۔ محاورے کی زبان کی وجہ سے ان کے شعر کے اندر بہت مزہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔۔

آپ سے ہم گزر گئے کب کے
کیا ہے ظاہر میں وہ سفر نہ ہوا

پاس ہی ہیں مگر بہت دور رہتے ہیں۔ بظاہر کوئی فاصلہ نہیں ہے آپ نے ہمیں بھلا دیا ہے۔ جیسے ہم گزر چکے ہیں۔

تری کیوں جان جاتی ہے ترا کیوں دم نکلتا ہے

یعنی واعظ کو مخاطب کیا گیا ہے جو کرتا ہوں میں کرتا ہوں تیری خوامخواہ جان کیوں نکلتی ہے۔

(الفضل ربوہ 6-مارچ 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں درد میر تک کسی طور نہیں پہنچتے لیکن یہ بات بھی طے ہے کہ ان کی مجازی شاعری میں بھی ایک وقار' پاس داری' اور رکھ رکھاؤ موجود ہے۔ اور صوفیانہ تربیت نے ان کو کسی بھی مقام پر بھٹکنے اور بہکنے سے محفوظ رکھا ہے۔

درد کو جو موسیقی کا شوق تھا وہ ان کی شاعری میں بھی نظر آتا ہے ان کا طرز ادا موسیقی میں رچا بسا محسوس ہوتا ہے الفاظ کی دروبست اک سماں باندھ دیتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

یا ان کے یہ اشعار دیکھئے جن میں موسیقیت کے ساتھ ساتھ انسانی تجربات کا وہ پہلو بھی ہے جس سے ہمارا واسطہ ہر دور میں پڑتا ہی رہتا ہے اور جو آج ضرب المثل بن کر ہماری روزمرہ کی زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔

وائے ناکامی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
روندے ہے نقشِ پا کی طرح خلق یاں مجھے
اے عمرِ رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

ان اشعار کو پڑھ کر کوئی یہ گمان نہیں کرسکتا کہ یہ آج سے تقریباً دو' سوا دو سو برس پہلے کہے گئے ہیں یہ ہماری آج کی ترقی یافتہ زبان کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اور زبان زدِ خاص وعام ہیں اور عین ممکن ہے کہ اکثر وبیشتر ان کے کہنے والے کو جانتے ہی نہ ہوں۔

درد نے اردو شاعری کی روایت کو آگے بڑھانے میں اور اس کے گیسو سنوارنے میں وہی کام کیا ہے جو میرو سودا نے کیا۔ دیوان درد اپنے حجم کے لحاظ سے معمولی مگر اپنے وزن کے لحاظ سے اس معیار کا ہے کہ آج درد' میرو سودا جیسے دیو پیکر شعرائے اردو کی طرح اردو زبان کے کلاسیک کی حیثیت سے جانے' پہچانے و مانے جاتے ہیں۔

اردو شاعری کی عمارت کا یہ عظیم معمار جنوری 1785ء میں تقریباً چھیاسٹھ برس کی عمر میں راہی عدم ہوا۔ اور اپنے پیچھے تقریباً بارہ چھوٹی بڑی تصنیفات یادگار چھوڑیں جن میں سے صرف ایک اردو زبان میں ہے اور وہ درد کا دیوان اردو ہے جس کا نمونہ آپ کی خدمت میں پیغام درد کے حوالے سے پیش خدمت ہے۔

یا رب یہ کیا طلسم ہے ادراک و فہم یاں
دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جا سکے
باوجودیکہ پرو بال نہ تھے آدم کے
وہاں پہنچا کہ فرشتوں کا بھی مقدور نہ تھا
نہ پوچھو کچھ ہمارے ہجر کی اور وصل کی باتیں
چلے تھے ڈھونڈنے جس کو سو وہ ہی آپ ہو بیٹھے
ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

مثل نگیں جو ہم سے ہوا کام رہ گیا
ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہ گیا
سو بار سوز عشق نے دی آگ پر ہنوز
دل وہ کباب تھا کہ جگر خام رہ گیا
قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے
اس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے

غزل

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا
حقّا' کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
بستے ہیں ترے سایے میں سب شیخ و برہمن
آباد ہے تجھ سے ہی تو گھر دیر و حرم کا
ہے خوف اگر جی میں' تو ہے تیرے غضب کا
اور دل میں بھروسا ہے تو ہے تیرے کرم کا
مانندِ حباب آنکھ تو اے درد کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا

ڈاکٹر شمیم احمد انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ۔ لندن

تحریک وقف نو کے متعلق چند ضروری گزارشات

جو احباب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک وقف نو میں اپنے بچوں کو شامل کرنا چاہتے ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایت شائع کی جارہی ہیں۔

(1).... تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تاریخ پیدائش' تحریک وقف نو کے آغاز کے بعد یعنی تین اپریل 1987ء کے بعد کی ہو۔

(2).... تین اپریل 1987ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کرکے وقف اولاد کے تحت کارروائی کی جائے۔

(3).... بچیوں کے وقف کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقف نو میں شامل کی جارہی ہیں جن کی ولادت سے پہلے والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے والدین پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچہ / بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کردیا کریں۔

(4)..... بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(5).... بعض احباب اپنے رشتہ داروں' عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں اگر خود نہ لکھ سکتے ہوں تو درخواست ان کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(6).... درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقف نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

وقف نو کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں۔

(ا).....بچہ / بچی کے والد کا نام
(ب).....بچہ / بچی کے دادا کا نام
(پ)..... بچہ / بچی کی والدہ کا نام
(ت)..... بچہ / بچی کا نام (اگر ولادت ہو چکی ہو)
(ث)..... بچہ / بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہو چکی ہو)
(ج)... گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جا سکے۔ ربوہ کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے اپنے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تاکہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب ارسال کیا جا سکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

(7).... بعض احباب فوری طور پر خط کا جواب یا حوالہ نمبر چاہتے ہیں اس ضمن میں عرض ہے کہ بڑھتے ہوئے کام اور کارکنان کی شدید کمی کی وجہ سے فوری جواب دینا ممکن نہیں۔ نوٹ فرمالیا جائے کہ خطوط کا جواب باری آنے پر ضرور دیا جاتا ہے۔

(8).... وقف نو کے ضمن میں اگر فوری رابطہ کی ضرورت ہو تو خاکسار کے ساتھ مندرجہ ذیل ٹیلی فون اور فیکس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے 0843-992-0181 اس فیکس نمبر پر وقف کی درخواست بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(9)... بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اپنا فیکس نمبر درج کرتے ہیں اور پتہ درج نہیں فرماتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ فارم فیکس کے ذریعہ نہیں بھجوائے جا سکتے اور پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔

(10)... شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن سے جو حوالہ نمبر ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ بعض احباب بار بار حوالہ نمبر کی درخواست کرتے ہیں جس سے شعبہ ہذا کا کام بڑھ جاتا ہے اور ڈاک کا خرچ الگ ہوتا ہے۔ بعض احباب حوالہ نمبر کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوا دیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معین کوائف کے ہزارہا بچوں میں سے اور ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں اس لئے ان کو لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تاکہ حوالہ نمبر تلاش کیا جا سکے جس سے کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔ حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھنے کی بجائے انچارج شعبہ وقف نو سے رابطہ کیا جائے۔

(11).... بعض احباب وقف نو کی درخواست کے ساتھ ساتھ بہت سی دیگر باتیں درج کردیتے ہیں مثلاً نسخہ جات کی درخواست' دینی مسائل یا بہت سے دیگر امور جن کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبہ جات سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر آپ وقف نو کے خط کا جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف نو کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا جائے۔

(12)... جو احباب اپنے خطوط بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بھجواتے ہیں انہیں نوٹ کر لینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں بعض اوقات ایسے خطوط کافی تاخیر سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں ان کے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے۔

(13)... پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔

(14).... بعض سیکرٹریاں وقف نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوادیتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(15).... وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کرکے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کرکے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(16).... وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو' اردو کے قاعدہ جات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی یا مرکزی جماعت سے حاصل کرکے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ ان کتب کے لئے شعبہ وقف نو لندن کو نہ لکھا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 فروری 99ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح

○ مکرم رانا منظور احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور/ صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ فریحہ داؤد صاحبہ دختر مکرم داؤد احمد سولنگی صاحب گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مورخہ 4-اپریل 1999ء بمقام شیلٹن ہوٹل- جی ٹی روڈ گوجرانوالہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب ایم اے شاہد مربی سلسلہ سابق مربی سویڈن و افریقہ نے پڑھا اور بعد میں دعا کرائی- مکرم رانا منظور احمد صاحب مکرم رانا محمد یعقوب صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب چتوکی کے نواسہ ہیں- اور عزیزہ فریحہ داؤد صاحبہ مکرم نصیر احمد سولنگی کی پوتی اور مکرم ملک محمد اکرم صاحب کی نواسی ہے- نکاح کی تقریب میں مکرم مختار احمد ہاشمی صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر و ضلع مربیان سلسلہ و دیگر احباب جماعت شریک ہوئے- احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں- کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک اور مثمر و بثمرات حسنہ بنائے-

○ مکرمہ فرحت نسیم آف ربوہ حال کینیڈا بنت مکرم شریف احمد کلو صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرم سفیل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف چک R-9/214 نزد فورٹ عباس ضلع بہاولنگر حال جرمنی بعوض حق مہر -/3500 جرمن مارک مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ 16- مارچ 1999ء بعد نماز عصر البیت المبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا کروائی-

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت اور بابرکت فرمائے-

☆☆☆☆☆☆

تقریب شادی

○ مکرم عطاء الوحید کاشف صاحب ابن مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ (جو کہ مکرم چوہدری سید احمد باجوہ صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے) کی شادی ہمراہ عزیزہ ثروت نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہوئی مورخہ 10- اپریل کو بارات قلعہ کالروالہ میں گئی اور 11- اپریل کو دعوت ولیمہ بصورت عصرانہ ہوئی- جس میں محترم امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے شمولیت کی اور اختتام پر آپ نے ہی دعا کروائی-

☆☆☆☆☆☆

تقریب شادی

○ مکرم محمد اکرم خالد صاحب ابن مکرم حمید احمد عابد صاحب ربوہ کی شادی مورخہ 30- مارچ 1999ء کو عمل میں آئی بارات ربوہ سے روانہ ہو کر لاہور والٹن روڈ پر مکرم عبدالحمید عابد صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ بخش کاہلوں صاحب کے مکان میں پہنچی جہاں تلاوت اور نظم کے بعد مربی صاحب حلقہ نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر نکاح کا اعلان کیا اور رخصتی عمل میں آئی- اگلے روز 31- مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام بصورت عصرانہ محمد اکرم خالد صاحب کی رہائش پر کیا گیا- دعا مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے کروائی عزیز محمد اکرم خالد صاحب خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں خدمات بجالا رہے ہیں-

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے-

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم منصور احمد ناصر صاحب ایم ایس سی (فزکس) پرنسپل شاہ نواز احمدیہ سکول منرو ویا لائبیریا کا نکاح ہمراہ عزیزہ ریاض اختر صاحبہ ایم ایس سی (باٹنی) بنت چوہدری ارشد بیگ صاحب آف دنیا پور ضلع لودھراں کے ساتھ بعوض 20000 ہزار روپے حق مہر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے 12- اپریل 1999ء کو بیت مبارک ربوہ میں پڑھا-

مکرم منصور احمد ناصر صاحب واقف زندگی ہیں اور مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب ایس ایس ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سلیم ماڈل سکول لاہور کے بیٹے اور مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم درویش قادیان سابق نائب ناظر اعلیٰ قادیان کے پوتے ہیں- عزیزہ ریاض اختر صاحبہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم آف دنیا پور ضلع لودھراں کی پوتی ہیں-

احباب جماعت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں-

بقیہ صفحہ 1

زبانیں سکھانے والے ادارے کا قیام تھا جو دارالرحمت وسطی کی بیت سے ملحقہ عمارت میں نہایت اعلیٰ خدمات بجالا رہا ہے- 80 سے زائد واقف نو 5 زبانیں سیکھ رہے ہیں-

حال ہی میں میاں صاحب نے ربوہ کی سطح پر واقف نو بچوں کے مقابلوں کا اہتمام کیا- پہلے محلوں کی سطح پر مقابلے ہوئے پھر بلاک کی سطح پر اور پھر آل ربوہ کی سطح پر بیت المہدی کے لان میں یہ مقابلہ جات اختتام کو پہنچے جہاں پر میاں قادر صاحب نے رپورٹ پیش کی- جو واقف نو بچے اس تقریب میں موجود تھے ان کو یاد ہو گا کہ عینک لگائے گورے رنگ' دبلے پتلے خوبصورت نقوش والے سادہ سے میاں صاحب نے رپورٹ پیش کی تھی- مکرم کرنل صاحب نے بتایا کہ میاں صاحب کی یہ خوبی تھی کہ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی تھی- بڑی نرمی سادگی اور آہستگی سے بات کرتے محلوں کے سیکرٹریان وقف نو سے لیکر دفتر کے کلرکوں تک ہر ایک سے گھل مل جاتے- کسی کو بھولے سے بھی احساس نہ ہوتا تھا کہ یہ شخص اتنی اعلیٰ تعلیم کا حامل اور اتنی اعلیٰ ذمہ داریوں پر فائز ہے-

خاندان مسیح موعود کے روشن چراغ

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود کے ایک درخشندہ گوہر تھے- آپ حضرت میر داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ جو حضور ایدہ اللہ کی ہمشیرہ محترمہ اور حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی ہیں' کے داماد تھے- اس اعتبار سے آپ وکیل وقف نو محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب کے بہنوئی تھے- آپ چار کم سن بچوں کے باپ تھے- آپ کی رہائش کوارٹر تحریک جدید میں تھی-

اہل ربوہ کے تاثرات

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب جوان رعنا تھے- آپ کی جوانی میں اس دردانگیز وفات کی خبر ربوہ میں جس نے بھی سنی دل تھام کر رہ گیا- احباب بڑی تعداد میں جوق در جوق محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے گھر "الفارس" واقع دارالصدر میں جا رہے ہیں محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب صبر و تحمل کی تصویر بنے احباب سے مل رہے ہیں- پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے غم کا خیال کر کے صبر کے بندھن ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں مگر سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس الفاظ دلوں کو سہارا دیتے ہیں ہمارے دل غمگین ہیں اور آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں- ہمیں حضرت مسیح موعود کا یہ پیارا مصرعہ بار بار یاد آتا ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ادارہ الفضل اس المناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز' مرحوم کے والدین' اہلیہ' بچوں' بہن بھائیوں اور خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ روح کو اپنے قرب میں جگہ دے آپ کے درجات ہر لحظہ و ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور زخمی دلوں پر اپنی جناب سے تسکین کا پھاہا رکھ دے- آمین- کہ اسی نے غم دیا ہے وہی صبر بھی دے گا-

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 22-اپریل 1999ء

12-55 a.m.	فرنچ پروگرام-
1-30 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
1-40 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- ہنر
2-10 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
3-15 a.m.	جرمن زبان سیکھئے-
4-05 a.m.	تلاوت- ملفوظات- خبریں-
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	تبرکات- تقریر جلسہ سالانہ 1961ء
7-15 a.m.	اردو کلاس-
8-20 a.m.	جرمن زبان سیکھئے-
8-55 a.m.	ملاقات-
10-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-30 a.m.	چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
10-55 a.m.	سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 9-5-97
11-55 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
12-15 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- ہنر
12-45 p.m.	لقاء مع العرب-
1-50 p.m.	اردو کلاس-
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-05 p.m.	تلاوت- خبریں-
5-40 p.m.	عربی زبان سیکھئے-
5-55 p.m.	فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب- 13-12-85
6-40 p.m.	اردو ادب کا احمدیہ دبستان-
7-20 p.m.	بنگالی سروس-
8-00 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس-
9-00 p.m.	چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر- علمی پروگرام-
9-55 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت- درس ملفوظات-
10-30 p.m.	اردو کلاس
11-35 p.m.	لقاء مع العرب-

☆☆☆☆☆☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 16-اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
16-اپریل غروب آفتاب- 6-41
17-اپریل طلوع فجر- 4-09
17-اپریل طلوع آفتاب 5-35

عالمی خبریں

چار ارب ڈالر- 300 طیارے

امریکہ نے سربیا پر حملوں کے لئے 4- ارب ڈالر مختص کئے ہیں- سربیا پر حملوں میں شدت پیدا کرنے کے لئے مزید 300 طیارے بھیجنے کا اعلان کیا گیا ہے- سربیا پر نیٹو کے طیاروں کے تازہ ترین حملوں سے فوجی بیرک' بجلی گھر اور ریلوے کا اہم پل تباہ ہو گیا- نیٹو کے دیگر ممالک بھی مزید طیارے بھیجیں گے- برطانیہ نے 1800 فوجی بھیجنے کا اعلان کیا ہے- صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو زمینی فوج بھیجنے سے گریز نہیں کریں گے-

پاکستان کی قرارداد منظور

جینیوا میں انسانی حقوق کے متعلق کمیشن نے کسووو میں سربیا کے مظالم کے خلاف پاکستان کی قرارداد منظور کرلی- قرارداد کے حق میں 44 ووٹ پڑے روس نے مخالفت کی بھارت نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا-

انور ابراہیم کو چھ سال قید

ملائیشیا کے سابق نائب وزیراعظم انور ابراہیم کو ہائی کورٹ نے بدعنوانی اور دیگر الزامات کے تحت 6 سال قید کی سزا سنادی- ملک میں اس کے خلاف ہنگامے شروع ہو گئے- مظاہرین نے ٹی وی کی ایک گاڑی جلادی- انور ابراہیم کی طرف سے تمام الزامات کی تردید کی گئی- اور فیصلہ کو شرمناک توہین آمیز قرار دے دیا-

ترکی کے انتخابات

ترکی میں عام انتخابات 18-اپریل سے شروع ہو رہے ہیں- ترکی قوانین کی رو سے مذہب کا ذکر کرنا ممنوع ہے عوامی رائے کے سروے بھی نہیں کرائے جاسکتے-

الجزائر میں تشدد

الجزائر میں تشدد کے واقعات میں مزید 29- افراد کے گلے کاٹ دیئے گئے- ذرائع کے مطابق مسلح علیحدگی پسند ان افراد کو ہلاک کر کے فرار ہو گئے-

کوسووو کے پناہ گزین

کوسووو کے البانوی نژاد پناہ گزینوں کا بحران جاری ہے- اور مزید ہزاروں افراد سرحد پار کر کے البانیہ اور مقدونیہ میں داخل ہو گئے ہیں- ان پناہ گزینوں نے سرب فوج کے مظالم کی دل ہلا دینے والی داستانیں سنائی ہیں- سرب فوج کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس نے زبردستی البانیہ کی کئی سرحدی چوکیوں پر قبضہ کرلیا-

خلائی سٹیشن کے لئے چندہ

روسی اراکین پارلیمنٹ نے روس کے خلائی سٹیشن میر کو بچانے کے لئے ایک خیراتی فاؤنڈیشن قائم کرنے کی تجویز دی ہے جو خلائی سٹیشن کے اخراجات پورے کرنے کے لئے چندہ جمع کرے گی- اگر موسم گرما میں دس کروڑ ڈالر جمع نہ ہوسکے تو "میر" بحرالکاہل میں گر جائے گا-

واجپائی حکومت کا بحران

بھارتی حکومت کی اہم حلیف جے للیتا نے باضابطہ طور پر حکومت سے علیحدگی کا اعلان کردیا ہے- اس سے واجپائی حکومت اکثریت کھو بیٹھی ہے- حزب اختلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر رہی ہے- سیاستدانوں میں وسیع پیمانے پر جوڑ توڑ شروع ہو گئے ہیں-

ملکی خبریں

غوری ٹو کا کامیاب تجربہ

پاکستان نے بھارت کے میزائیل اگنی کے جواب میں غوری ٹو کا کامیاب تجربہ کیا- اس تجربے سے بھارت کے تمام شہر پاکستانی میزائیلوں کے نشانہ پر آگئے ہیں- بیلسٹک میزائیل غوری ٹو (حتف-5) جہلم کے علاقہ ٹلہ جوگیاں کی فائرنگ رینج سے صبح 10 بج کر 35 منٹ پر داغا گیا جو 8 منٹ میں 1380 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے بلوچستان میں جیوانی کے مقام پر کامیابی سے گرا- اس سے اگلا تجربہ 2300 کلومیٹر کی طوالت تک کے لئے ہوگا اور اس کا نشانہ سمندر میں ہوگا- یہ میزائیل اپنے ہدف پر 1000 کلووزنی بم گرا سکتا ہے- وزن میں کمی کرکے فاصلہ میں اضافہ کیا جاسکتا ہے-

قوم کو مبارک ہو

وزیراعظم نواز شریف نے غوری ٹو کے کامیاب تجربے پر قوم کو مبارک دی اور کہا کہ انشاء اللہ ہم ایسی خوشخبریاں سناتے رہیں گے- انہوں نے گوادر میں پی این ایس اکرم بیس پر تجربے کی کامیابی کا اعلان کیا- انہوں نے کہا کہ مضبوط دفاع پاکستان کا حق ہے- ملکی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا-

پورے ملک میں خوشی

غوری ٹو کے کامیاب تجربے کے اعلان کے ساتھ ہی سارے پاکستان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی لوگ گھروں سے باہر نکل آئے- ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے رہے- نوجوانوں نے بھنگڑا ڈالا- منوں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں- شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے- دفاتر اور تجارتی اداروں میں کام رک گیا-

مزید ڈیم نہ بنے تو

وزیر بجلی گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ اگر مزید ڈیم نہ بنائے گئے تو پنجاب اور سندھ میں لڑائی ہو جائے گی- تربیلا اور منگلا میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش 30 فیصد کم ہو گئی ہے- کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے قومی اتفاق رائے کی ضرورت ہے- فوج کے آنے سے بجلی کے استعمال میں کمی ہوئی- جنوری میں 8- ارب 70 کروڑ روپے بلوں کی شکل میں وصول ہوئے جبکہ فروری میں اس میں اڑھائی ارب روپے کی کمی ہو گئی- سال رواں کے آخر تک فاضل بجلی 3000 میگاواٹ تک جا پہنچے گی جو فروخت نہ ہوئی تو واپڈا کو شدید مالی نقصان ہوگا-

میڈان پاکستان میزائیل

نامور سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بتایا ہے کہ میزائیل پروگرام سارے کا سارا پاکستانی سائنسدانوں کی محنت کا نتیجہ ہے- کسی دوسرے سے مدد نہیں لی گئی-

میچ فکسنگ کا جائزہ

شارجہ میں میچ فکسنگ کے شکوک کا جائزہ لینے کے لئے جسٹس عبدالقیوم شارجہ روانہ ہو گئے ہیں- آخری دو میچوں میں پاکستان کی ٹیم کی غیر متوقع ناکامیوں نے کئی شکوک کو جنم دے دیا ہے-

21 علماء کی دو ماہ تک زبان بندی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوکاڑہ نے محرم الحرام کے موقعہ پر صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے 22 علماء پر ضلع اوکاڑہ میں داخلہ پر پابندی عائد کردی ہے- اور 21 علماء کی دو ماہ تک زبان بندی کا حکم جاری کیا-

نو پٹرول پمپ مسمار

لاہور کی جیل روڈ پر گرین بیلٹ پر موجود نو پٹرول پمپ راتوں رات مسمار کردیئے گئے- یہ کام جیل روڈ کو کشادہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا- انتظامیہ کو سامان اور پٹرول نکالنے کی اجازت دے دی گئی-

چیف جسٹس کے نو کمنٹ

لاہور ہائی کورٹ بار میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے صحافیوں کے سوالات کے جواب دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ میں ریٹائرمنٹ کے بعد بات کروں گا- اور اس کے لئے خصوصی طور پر لاہور آؤں گا- وہ ہر سوال پر نو کمنٹ کہتے رہے-

احتساب بنچ کی اپیل

احتساب بنچ نے وکلاء سے اپیل کی ہے کہ بحث جلد مکمل کی جائے- یہ بات فاضل ججوں نے ایس جی ایس ریفرنس کی سماعت کے دوران کی-

سب سے بڑی زمین دوز بجلی چوری

لاہور کے شالیمار ٹاؤن میں ملکی تاریخ کی سب سے بڑی زمین دوز بجلی کی چوری پکڑی گئی- واپڈا کے بریگیڈئر طارق ارشد نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ واپڈا کی فوجی انتظامیہ نے قلعہ نما عمارت پر چھاپہ مار کر جعلی گرڈ سٹیشن پکڑ لیا- مختلف فیکٹریاں قائم تھیں جنہیں 11 ہزار کلوواٹ بجلی کی مین لائن سے براہ راست زیر زمین کنکشن دیا گیا تھا- ملازمین چھاپے کے بعد چلتی مشینیں چھوڑ کر بھاگ نکلے- فوج نے فیکٹریوں کو سیل کر کے پہرہ بٹھادیا-

اربوں ڈوبنے کا خطرہ

انعامی سکیموں پر پابندی سے ایک بار پھر عوام کے اربوں روپے ڈوب جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے- غریب اور متوسط طبقہ بڑی تعداد میں پرچیاں خریدتا ہے-

البشیرز پیچ
معروف و قابل اعتماد نام
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد نامزبایۓ کلاتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم البشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ 04524-510
فون شوروم پتوکی 04942-3171

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

ایکسپورٹ ٹرافی ایوارڈ حاصل کرنے والے
جی ایف سی پنکھے
مستند گارنٹی کے ساتھ
یہ تاریخی ایوارڈ اعلیٰ معیار کی بدولت حاصل کیا-
ڈیلر: پاک آئرن سٹور
گول بازار ربوہ
فون: 211007
پنکھوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت-